سوال

میری عمر سولہ برس ہے میں نے اپنی تعلیم ختم کرکے اپنی والدہ سے گھریلو کام کاج اور خاوند کے متعلقہ امور سیکھنا شروع کردیے ہیں، یہ میرے ارادہ سے ہی ہوا کسی نے مجھ پر جبر نہیں کیا میرا ایک چچازاد ہے جس کی عمر بتیس برس ہے اور وہ شادی شدہ بھی ہے، اس کا اخلاق بھی اچھا ہے اور دیندار بھی ہے اور مالی حالت بھی اچھی ہے، میں اس سے جنون کی حدتک محبت کرتی ہوں، اور کسی دوسری کےلیے اس سے محبت کرنے کو مباح نہیں کرتی میرے چچا کے بیٹے نے دوسری شادی کرنا چاہی اور میرا نصیب کہ اس نے سب لڑکیوں میں مجھے ہی اختیار کیا، اور اس وقت میری محبت کے بارہ میں جانا میں نے سب کو کہہ دیا کہ میں اس سے محبت کرتی ہوں اور اس کی دوسری بیوی بننے پر موافق ہوں اور حقیقتا اس نے آکر میرے والد سے میرا رشتہ طلب کیا لیکن میرے والد نے انکار کردیا، اور مجھے کہنے لگے: میں آپ کی شادی کسی شادی شدہ مرد سے نہیں کرونگا، تم ابھی چھوٹی عمر کی ہو اور اپنی مصلحت کو نہیں پہچانتی، میرے چچا کے بیٹے نے ابھی اس کو تسلیم نہیں کیا اور ابھی تک وہ میرے ساتھ شادی کرنے پر اصرار کررہا ہے، لیکن پہلے کی طرح وہ ہمارے گھر نہیں آتا، تاکہ کوئی فضول بات نہ ہو اور مجھے اور باقی سب کو تنگی کا سامنا نہ کرنا پڑے، لیکن وہ عادت کے مطابق گھر میں آتا اور ڈرائنگ روم میں میرے دادا اور چچاؤں کے ساتھ بیٹھتا ہے یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ میں اسے روزانہ دیکھتی ہوں لیکن وہ مجھ سے بات نہیں کرتا، میں دین پر عمل کرنے والی ہوں اور جانتی ہوں کہ ایک بالغ شخص اللہ کے سامنے اپنے اعمال کا جواب دینے والا ہے اور ہر چیز کا محاسبہ ہونا ہے، اور میرے والد کو یہ حق نہیں کہ وہ اس چیز کو حرام کرے جسے اللہ نے حلال کیا ہے حدیث میں ہے: "جب تمہارے پاس ایسا شخص آئے جس کے دین اور اخلاق کو تم پسند کرتے ہو تو تم اس کے ساتھ (اپنی لڑکی کا) نکاح کردو، اگر ایسا نہیں کروگے تو زمین میں بہت زیادہ فتنہ وفساد بپا ہوگا" برائے مہربانی آپ اس کا جواب دیں اور کوئی نصیحت کریں کہ میں اپنے والد کی نافرمانی کیے بغیر کیا کروں، اور میرا چچازاد بیٹا کیا کرے؟

جواب

الحمد للہ

اول:

اللہ سبحانہ وتعالی نے جو احکام مشروع کیے ہیں ان میں بہت حکمت پائی جاتی ہے، اور ان احکام میں یہ بھی شامل ہے کہ شادی میں ولی کی موافقت اور رضامندی نکاح صحیح ہونے کی شرط ہے، اور اس معاملہ کو اللہ نے عورت کے سپرد نہیں چھوڑا کہ ولی کے بغیر وہ خود ہی اپنا نکاح کرلے

آپ دیکھیں کے بعد عورتیں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتی خاص کر جب وہ چھوٹی عمر کی ہوں، یا پھر احکام اور شریعت مطہرہ کی حکمتوں سے جاہل ہوں، لیکن بہت جلد سب کے سامنے واضح ہوجاتا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے جو مشروع کیا ہے اس میں انتہائی حکمت سے پر ہے

مثلا: جب یہ عورت بڑی ہوجاتی اور شادی کرلیتی ہے اور اس کی بیٹیوں میں سے کوئی بیٹی شادی کی عمر کو پہنچ جائے تو کیا یہ راضی ہوتی ہے کہ اس کی بیٹی جسے چاہے والدین کی رضامندی کے بغیر شادی کےلیے اختیار کرلے؟

یقینا مومن اور عقلمند عورتیں یہ جانتی ہیں کہ اگر ایسی کام ہوتا تو اس کے باعث معاشرے میں بہت زیادہ خرابیاں پیدا ہوجاتیں، اور اللہ محفوظ رکھے کہ یہ چیز اللہ کی شرع میں ہو

اور جو کوئی بھی اپنے خیالات سے سوچتا ہے تو اس کی یہ سوچ ناقص عقل کے ساتھ ہے، اسی لیے ولی کی موافقت کو واجب اور ضروری قرار دیا گیا ہے؛ کیونکہ وہ عورت سے زیادہ صحیح اور اچھا و بہتر تلاش کرنے کی صلاحیت واستطاعت رکھتا ہے

کتنی ہی عورتیں ہیں جنہوں نےاپنے گھر والوں کی موافقت کے بغیر شادی کی تو وہ اس پر نادم ہوئیں، اورکتنے ہی ایسے گھر تباہ ہوئے جو اس سلسلہ میں اللہ کے حکم کو پامال کر کے بسائے گئے

اوراس وقت شریعت اولیاء کو یہ بھی اجازت نہیں دیتی کہ وہ اپنی بیٹیوں پر اپنا حکم زبردستی ٹھونسیں، اوراللہ سبحانہ وتعالی نے اولیاء پر اپنی بیٹیوں کوشادی سے روکنا حرام کیا ہے لیکن یہ تحریم اس حال میں ہے جب مناسب اور کفؤاور دین اوراخلاق سے بھرپورپختہ رشتہ آئے اور لڑکی اس رشتہ پر راضی ہو تو اس سے شادی کرنے سے روکا جائے

لیکن اگرایسا رشتہ نہ آئے جو کفؤاور مناسب ہو تو باپ کواس رشتہ سے انکار کرنے کا حق حاصل ہے، اوروہ اس انکار پر اجروثواب کا حقدار ہوگا، چاہے عورت ساری زندگی ہی بغیر شادی کے رہے

اوروالد کےلیے یہ بھی جائز نہیں کہ وہ اپنی بیٹی ایسے شخص سے شادی پر مجبور کرے جس سے وہ نکاح کرنا پسند نہیں کرتی اوراس میں رغبت نہیں رکھتی، اوراگر باپ ایسا کرتا ہے تو وہ گنہگار ٹھرے گا، اوراگرجبر ثابت ہوجائے تو عورت کونکاح فسخ کرنے کا مطالبہ کرنے کا حق ہے

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا :

اللہ آپ کی حفاظت فرمائے، آپ کو علم ہے کہ عورتیں دین اور عقل میں ناقص ہیں، یہاں ایک مسئلہ پیش کیا جاتا ہے کہ جب عورت کسی غیر صالح شخص کواختیار کرلے اوراس کے والد نے جس شخص کواختیار کیا ہووہ نیک وصالح ہو توکیا لڑکی کی رائے پر عمل کیا جا ئیگا یا کہ اسے اس شخص سے شادی کرنے پر مجبور کیا جا ئیگاجسے والد نے اختیار کیا ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا :

"جس شخص سے والداس کی شادی کرنا چاہتا ہے اس سے لڑکی کوشادی کرنے پر مجبور کرنا جائز نہیں اگرچہ وہ شخص نیک وصالح ہی کیوں نہ ہو؛ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"کنواری لڑکی کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر نہیں کیا جا ئیگا، اورنہ ہی شادی شدہ عورت کا نکاح اس کے مشورہ کے بغیر کیا جا ئیگا"

اور مسلم شریف کے الفاظ ہیں :

"کنواری لڑکی سے اس کا باپ اس کے متعلق اجازت لے گا"

رہا مسئلہ اس کی شادی ایسے شخص سے کرنی جس کا دین اوراخلاق پسند نہیں تو یہ بھی جائز نہیں، اس کے ولی کوچاہیے کہ وہ اس سے شادی نہ کرے اوراسےکہے کہ میں اس شخص سے شادی نہیں کرونگا جس سے تم شادی کرنا چاہتی ہو اگر وہ نیک وصالح نہیں ہے

اوراگرقائل یہ کہے کہ :

"اگر عورت اس شخص سے ہی شادی کرنے پر اصرار کرے تو؟

اس کا جواب یہ ہے کہ : ہم اس شخص سے اس کی شادی نہیں کرینگے، اوراس کا ہم پر کوئی گناہ نہیں ہوگا

جی ہاں اگر انسان کو خرابی کا خدشہ ہووہ یہ کہ اس عورت اوراس شخص جس کا رشتہ آیا ہے کے درمیان ایسا فتنہ اور خرابی ہوجائے جو عفت وعصمت کے منافی ہو

اور یہاں اس شخص سے اس کی شادی کرنے میں کوئی مانع نہیں، یہاں ہم اس کی شادی اس لیے کر رہے ہیں کہ فساد اور خرابی سے دور رہا جائے

دیکھیں: مجموعۃ اسئلۃ تھم الاسرۃ المسلمۃ (42).

دوم:

والد کے لیے واجب اور ضروری ہے کہ وہ اپنی بیٹی کے لیے اچھا اور صالح قسم کا خاوند اختیار کرے، اور اس کے لیے جائز ہے کہ شادی شدہ ہونے کی بنا پر اس رشتہ سے انکار کر دے، اگرچہ وہ شخص عدل و انصاف کرنے پر بھی قادر ہو؛ اس معاملہ میں ایسی کوئی چیز نہیں جو ولی پر گناہ واجب کرتی ہو؛ کیونکہ ولی کے جائز ہے کہ وہ اپنی بیٹی کے نکاح میں خاوند پر شرط رکھ سکتا ہے کہ وہ دوسری شادی نہیں کریگا

صحیح قول کے مطابق یہ شرط مباح ہے، اور خاص کر ایک سے زائد بیویوں والے بہت ہی ایسے ہیں جو عدل و انصاف اور محبت کرتے ہوں اور اولاد کی اچھی تربیت کریں

سنن نسائی میں ہے کہ

ابو بکر اور عمر رضی اللہ تعالی عنہما نے فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا کا رشتہ مانگا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"وہ چھوٹی ہے"

چنانچہ جب علی رضی اللہ تعالی عنہ نے رشتہ طلب کیا تو آپ نے ان سے شادی کر دی"

سنن نسائی حدیث نمبر (3221).

اس سے یہ معلوم ہوا کہ اگر ولی دیکھے کہ رشتہ اس کی بیٹی کے مناسب نہیں اور وہ دین اور اخلاق والا بھی ہو، یا پھر وہ اس کی بیٹی اور اپنی بیویوں کے مابین عدل نہ کر سکتا ہو، ممنوع یہ ہے کہ اخلاق اور دین والے کو رد کر کے فاسق و فاجر کو قبول کیا جائے

اور آپ کو حق نہیں کہ آپ اللہ کی شریعت کی مخالفت کرتی پھریں اور ولی کے بغیر شادی کر لیں، اگر ایسا نکاح ہو جائے تو یہ نکاح باطل ہوگا، اور اسی طرح آپ کے لیے یہ بھی جائز نہیں کہ آپ اپنے چچا کے بیٹے سے بات چیت کریں اور اس سے خط و کتابت کرتی پھریں، یا کسی دوسرے اجنبی مردوں سے اور نہ ہی آپ کے لیے اسے دیکھنا جائز ہے؛ کیونکہ وہ آپ کے لیے اجنبی اور غیر محرم ہے، اور یہ بھی جائز نہیں کہ آپ لوگوں کو بتائیں کہ اس یا کسی اور شخص سے محبت کرتی ہیں

یہ چیز عورت کو عیب دار بناتی ہے، اور اس کے لیے ایسا کرنا حرام ہے، اس لیے آپ اسے چھپا کر رکھیں حتی کہ اللہ تعالی آپ کی اپنے چچا کے بیٹے سے شادی میں آسانی پیدا کرے، یا پھر آپ کو اس کا نعم البدل عطا فرمائے

ہمیں بہت تعجب ہوا کہ آپ نے اپنے سوال کے آخر میں بتایا ہے کہ آپ "دین کا التزام کرتی ہیں" اور آپ نے سوال کی ابتدا میں کہا ہے کہ اس شخص سے آپ جنون کی حد تک محبت کرتی ہیں!

دین کا التزام کرنے والی عورت اور دین پر چلنے والے مرد کا یہ حال نہیں ہوتا، ہو سکتا ہے کوئی مرد کسی عورت یا کوئی عورت کسی مرد سے محبت کرے، لیکن یہ محبت اس درجہ تک اس میں ہی پائی جاتی ہے جس کا ایمان ناقص ہو، اور وہ عقلی طور پر بے وقوف ہو؛ اور اسے اس درجہ تک نہیں جانا چاہیے کہ وہ اس کو پسند کرنے لگے اور اس سے نکاح کی رغبت رکھے

اگر تو حاصل ہو تو بہتر، وگرنہ دونوں کے لیے ہی جائز نہیں کہ وہ اس معاملہ مشغول ہو جائیں حتی کہ ان کی عقل پر ہی پردہ پڑ جائے، اور ان کی صحیح سوچ ختم ہو کر رہ جائے، جنونی محبت کے

قصے بہت ہی المناک ہیں جوایسا کرنے والے کو پاگل کردیتے ہیں، یا پھر فحاشی میں ڈال دیتے ہیں، یا معشوق کے دین میں داخل ہونے کے لیے اپنا دین تک چھوڑ دیتے ہیں، اور ہم آپ کو اس سب سے دور کرتے ہیں

اس لیے آپ صبر کریں حتی کہ اللہ سبحانہ وتعالی آسانی پیدا فرمائے، اور آپ اپنے گھر والوں کی بات کو سنیں اور اس پر عمل کریں، اور ان کی مخالفت مت کریں، اور آپ کو کثرت سے ایسے اعمال کرنا چاہیں جن سے ایمان قوی اور زیادہ ہوتا ہے اور تقوحاصل ہو

اور اپنے دل کو اللہ اور اس کے دین اور اطاعت وفرمانبرداری کی محبت سے معمور کریں، اور اللہ تعالی سے اپنے لیے نیک وصالح خاوند کا سوال کریں، اور یہ یاد رکھیں ان شاء اللہ کہ آپ کی بھی بیٹیاں ہونگی لہذا اپنے لیے اس پر راضی مت ہوں جو آپ اپنی بیٹیوں کے لیے پسند نہ کرتی ہوں

واللہ اعلم.